سے بجا طور پر ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ کسی چیز کے حسن و قبح کے معیار کو سرور دو عالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات ہی کی روشنی میں پرکھیں گے۔ تصاویر کی حرمت میں آپ کے متعدد ارشادات مروی ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ عظمت صرف اور صرف آپ ہی کی اتباع میں حاصل ہوتی، اور حقیقی علم وہی ہے جس میں آپ کی پاکیزہ تعلیمات کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ ـــــــــ ویسے بھی سادگی زیادہ جاذب نظر ہوتی ہے! (ساجد)

مقدمہ ابن الصلاح ..... امام ابن الصلاح. متوفی ۶۴۳ھ

صفحات ۲۰۲

قیمت .... ؟

پتہ .... فاروقی کتب خانہ۔ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قرآن حکیم کے بعد ہمارے دین و ایمان اور احکام کا ماخذ حدیث پاک ہے۔ قرآن پاک کے بارے میں تو سب جانتے ہیں کہ جیسا اور جتنا کچھ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ ہو بہو اور من وعن محفوظ چلا آرہا ہے۔ لیکن حدیث پاک کے سلسلہ میں کچھ "بے خبروں" نے اپنے فن کم مایگی کا ماتم کرنے کے بجائے ذخیرہ حدیث کے بارے میں اپنی بے اطمینانی اور شکوک و شبہات کے انبار لگا دیئے ہیں کہ "خدا جانے کیسے جمع ہوگئیں اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اثنائے سفر میں اس پر کیا گزری؟" وغیرہ وغیرہ۔

محدثین نے حصولِ حدیث اور اس کی تدوین کے بارے میں کن امور کو ملحوظ رکھا اور اعلیٰ حزم و احتیاط کے کیا کیا ثبوت دیئے، اس کی پوری تفصیل انہوں نے الگ پیش کی ہے جس کو اصولِ حدیث کہتے ہیں۔ مراق اور سوداکے ماروں کی بات تو ہم نہیں کرتے۔ البتہ باذوق اور باہوش حضرات کے سلسلے میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اسے پڑھ کر ضرور بول اٹھیں گے۔ کہ جسے وہ اب تک "افسانہ" سمجھتے رہے، وہ تو ایک "حقیقت" اور انسانی بساط اور امکانی سعی و کوشش کا ایک محیر العقول مرقع ثابت ہوا ہے۔

اصولِ حدیث کے موضوع پر امام خطیب بغدادی (متوفی سنہ) کے بعد جس عظیم ہستی نے قابلِ قدر عظیم خدمات انجام دیں وہ حضرت امام ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمان الشہرزوری المعروف امام ابن الصلاح ہیں۔ مولف نے اسے ابواب اور فصول کی بجائے "انواع" پر تقسیم کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں (۶۵) نوع سے انہوں نے بحث کی ہے۔ اس کے بعد جو بھی محدث آیا ہے۔ اس نے بہرحال اسکو سامنے رکھ کر موضوع کو آگے بڑھایا ہے۔

ہمارے عزیز دوست جناب مولانا عبدالمنعم حضرت مولانا عبدالتواب ملتانی کے خاندان کے چشم و چراغ